صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتیں هیں- (محدثین کرام)

مورخہ: ۸ نومبر ۲۰۲۱ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱۲۶۵
۱۴۴۳/۵/۲۲
۲۰۲۱/۱۲/۲۹

سوال

مفتی صاحب۔ زید قصاب ہے اس نے ایک بڑے جانور میں حصہ لیا ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ زید اس قربانی کے جانور کو باُجرت ذبح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر زید نے اُجرت لی تو قربانی کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اجرت واپس کر دیں تو پھر قربانی کا کیا حکم ہے؟ اجرت کے جواز کی کوئی صورت ہے؟ اگر ہے تو وضاحت فرمادیں۔

بکر کہتے ہیں اگر قصاب قربانی کے جانور میں شریک ہے تو پھر اجرت کا معاملہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اسمیں اس کے اور دوسروں کے حصوں میں امتیاز کرنا ممکن نہیں۔ اور خود اپنے حصے کی مزدوری نہیں لے سکتے۔ اس لئے مذکورہ بالا صورت میں اجرت کا معاملہ درست نہیں ہے۔

مفتی صاحب۔ ان تمام صورتوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

ای میل: awerkhan.afridi@gmail.com
(فون) 0334-

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

صورت مسئولہ میں زید کا مذکورہ جانور کے ذبح کرنے کی اجرت لینا جائز نہیں کیونکہ یہ جانور تمام شرکاء کے درمیان مشترکہ ہے جس میں سے ایک شریک خود زید بھی ہے لہذا ذبح کرنے میں اس کا اپنے حصہ کے لیئے بھی کام کرنا پایا جارہا ہے اور کوئی شخص اپنے لیے کام کرکے اس کی اجرت دوسرے سے نہیں لے سکتا، اس لیئے اگر اجرت لے لی ہے تو اس کو واپس کردے البتہ بہر صورت قربانی درست ہو گی۔

لما فی الدر المختار (۶/۶۰)

(ولو) استأجره (لحمل طعام) مشترك (بينهما فلا أجر له) ; لأنه لا يعمل شيئا لشريكه إلا ويقع بعضه لنفسه فلا يستحق الأجر (كراهن استأجر الرهن من المرتهن) فإنه لا أجر له لنفعه بملكه.

(قوله; لأنه لا يعمل إلخ) فإن قيل: عدم استحقاقه للأجر على فعل نفسه لا يستلزم عدمه بالنسبة إلى ما وقع لغيره.

فالجواب أنه عامل لنفسه فقط; لأنه الأصل وعمله لغيره مبني على أمر مخالف للقياس فاعتبر الأول، ولأنه ما من جزء يحمله إلا وهو شريك فيه فلا يتحقق تسليم المعقود عليه; لأنه يمنع تسليم العمل إلى غيره فلا أجر

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد ابراہیم جمال

المتخصص فی الافتاء

۵ جمادی الاولی ۱۴۴۳ھ

۹ دسمبر ۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

ناظم دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی

۳/۲۲۵-بہادرآباد-کراچی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۱۲۶۵

۱۴۴۳/۵/۲۲

۲۰۲۱/۱۲/۲۹

Scanned with CamScanner